REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یکشنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۴ اخاء ۱۳۳۷ھش ۴ اکتوبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ ر اکتوبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؞

روس کی طرف سے فوری طور پر جنرل اسمبلی کا اجلاس بلانے کا مطالبہ

امریکہ اور برطانیہ برابر جارحانہ کارروائیوں کا ارتکاب کر رہے ہیں (روسی نمائندہ)

ماسکو ۳ ر اکتوبر - روس نے مطالبہ کیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے فوراً جنرل اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے - کل روس کے ایک ترجمان نے بیان دیتے ہوئے کہا اقوام متحدہ کے واضح فیصلوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے امریکہ اور برطانیہ مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید میں برابر جارحانہ کارروائیاں کر رہے ہیں - جس کی وجہ سے دنیا کا امن خطرے میں ہے - اس صورت حال پر غور کرنے کے لئے فوراً جنرل اسمبلی کا اجلاس ہونا چاہیئے -

روسی ترجمان نے یہ بھی اعلان کیا کہ امریکہ اور برطانیہ کے رویہ کی وجہ سے روس مجبور ہو گیا ہے - کہ وہ دوبارہ ایٹمی تجربات کا سلسلہ شروع کر دے -

روس نے گزشتہ دنوں یہ پیشکش کی تھی کہ ایٹمی تجربات کو فوراً بند کر دیا جائے لیکن برطانیہ اور امریکہ نے اسے منظور نہیں کیا - ایسے حالات میں روس مجبور ہے کہ وہ بھی ان تجربات کو پھر شروع کر دے - ورنہ اس کے استحکام اور مفاد کو شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہے -

ادھر واشنگٹن کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ روس کا یہ اعلان محض نمائشی حیثیت رکھتا ہے - ورنہ وہ کافی دنوں سے ایٹمی تجربات کر رہا ہے ؞

عوامی لیگ کی مرکزی کابینہ میں شمولیت

وزراء کے محکموں میں ردّ و بدل کا امکان

کراچی ۳ ر اکتوبر - کل شام عوامی لیگ مرکزی کابینہ میں شامل ہوگئی - اور اسکے نمائندوں نے مرکزی وزراء اور وزراء مملکت کی حیثیت سے عہدوں کے حلف اٹھائے اب مرکزی وزراء کے محکموں کی تقسیم کا اعلان کر دیا جائے گا - یہ امر قابل ذکر ہے کہ قومی اسمبلی میں ۴۲ ارکان پر مشتمل عوامی لیگ پارٹی گذشتہ دس مہینوں سے مرکزی کابینہ میں شریک ہوئے بغیر برسر اقتدار مرکزی کولیشن پارلیمنٹری پارٹی میں شریک تھی

صدر سکندر مرزا نے وزراء کی حیثیت سے عوامی لیگ کے مسٹر ظہیر الدین احمد - مسٹر دلدار احمد اور مسٹر نور الرحمٰن سے اور وزرائے مملکت کے طور پر مسٹر حمید الرحمٰن خان اور مسٹر عدیل الدین احمد (عوامی لیگ) مسٹر پیٹر پال گومز اور سید عمداد حسین شاہ گیلانی سے حلف لئے - مسٹر پیٹر پال گومز ری پبلکن پارٹی سے وابستہ ہیں - اب مرکزی وزراء کی تعداد سترہ اور اور وزرائے مملکت کی تعداد نو ہو گئی ہے ؞

—— لاہور ۳ ر اکتوبر - لاہور اور لائل پور روڈ پر میل نمبر ۱۲ سے ۱۵ تک ایک فٹ گہرا پانی کھڑا ہے اور ٹریفک معطل کر دی گئی ہے ؞

فرانس اور الجزائر کی قسمت ایک دوسرے سے وابستہ ہے (ڈیگال)

پیرس ۳ ر اکتوبر - جنرل ڈیگال نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا فرانس اور الجزائر کی قسمت ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہے دونوں ملکوں نے مشترکہ طور پر ترقی کرنے کا عہد کر رکھا ہے - اور اس عہد کی بنیاد آزادی - مساوات اور اخوت کے جذبہ پر مبنی ہے ؞

بھارت میں سیلاب اور بارش سے تباہی

لکھنؤ ۳ ر اکتوبر مغربی یوپی میں شدید سیلاب آ گئے ہیں جن سے ۴۷ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں - سیلابوں سے ۲۰ لاکھ ایکڑ اراضی متاثر ہوئی ہے - پانچ ہزار ایک سو گھروں کو نقصان پہنچا ہے - اور ۸۰۰ سے زائد مویشی پانی میں بہ گئے ہیں ؞

خوراک و زراعت کی کونسل کا اجلاس

لاہور ۳ ر اکتوبر - کل لاہور میں خوراک و زراعت کی کونسل کا ساتواں اجلاس شروع ہوا - صوبائی گورنر مسٹر اختر حسین نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ پاکستان کو انتہائی ترقی یافتہ زرعی ملکوں کے معیار تک پہنچانے کی کوشش کی جائے - میاں جعفر شاہ وزیر خوراک و زراعت نے اپنے خطبہ صدارت میں بتایا کہ کونسل زراعت اور ماہی گیری کے لئے ایک کروڑ نوے لاکھ روپے کی سکیمیں منظور کر چکی ہے ؞

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ ۳ ر اکتوبر - حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ لاہور سے ربوہ تشریف لے آئے ہیں - آپ کی طبیعت قدرے ناساز ہے - احباب دعائے صحت فرمائیں ؞

درخواست دعا

مکرم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب کے والد ماجد محترم عبد الحق صاحب کاتب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں تا حال بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں آپ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے ؞

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل - بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ ؍ اکتوبر

انصار اللہ کا اجتماع

جہاں نوجوان کسی قوم کی فعالی قوت ہوتے ہیں۔ وہاں بڑے بوڑھے قوم کی روحانی اور دماغی قوت مہیا کرتے ہیں۔ جہاں نوجوانوں کو بڑوں کی راہ نمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں خود بڑوں کو بھی اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ جانیں کہ اپنی آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی رہنمائی کس طریقے سے کی جائے۔ اور پھر چونکہ عمر رسیدہ لوگ اپنے دور اختتام کے قریب پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ انہیں اس بات کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ تعلق باللہ کے آخری مدارج کس طرح پائیں ؛

اس سے بڑھ کر حقیقت یہ ہے کہ قوم کا صحیح اور پائیدار کام ادھیڑ عمر کے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ نوجوانوں میں بیشک قوت فعالیت زیادہ ہوتی ہے لیکن ناتجربہ کار ہونے کی وجہ سے وہ اکثر بڑی بڑی غلطیاں کر جاتے ہیں۔ جذبات کی رو میں بہ جاتے ہیں۔ کیونکہ جوانی میں جذبات اپنی طوفانی سطح پر ہوتے ہیں۔ اور ذرا پاؤں پھسل جائے۔ تو پھر کہیں گڑھے کی تہ ہی میں جا کر انسان رکتا ہے۔ لیکن ادھیڑ عمر میں اس دریا میں ایک مستحسن ٹھہراؤ کی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت انسان جذبات کے طوفان کا مقابلہ کر سکتا ہے اور سوچ بچار قدم اٹھاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اکثر امور مہمہ کی کمان تجربہ کار ادھیڑ عمر لوگوں کے ہاتھوں میں دی جاتی ہے۔ اور بڑے بوڑھے لوگ ہی سرخیل بنائے جاتے ہیں۔ تجربہ دراصل امور مہمہ کی جان ہوتا ہے۔ تجربہ سے نصف کام کام شروع ہونے سے پہلے ہی سرانجام پا جاتا ہے۔ انگریزی کی ضرب المثل ہے "اچھا آغاز نصف کام سرانجام پاتا ہے" اور ظاہر ہے کہ بڑے بوڑھے ہی اپنے تجربہ کی بناء پر اچھا آغاز کر سکتے ہیں۔ استثنائی حالتوں کا سوال نہیں۔ بلکہ معمولاً انسانی دنیا کا یہی قاعدہ ہے کہ تجربہ کار انسان کسی کام کو بہتر سرانجام دے سکتا ہے۔ خواہ وہ یہ کام خود کرے یا نوجوانوں کی مدد سے سرانجام دے ؛

اس کے باوجود خواہ آدمی کتنا بھی تجربہ کار ہو جائے۔ اس کو بھی اپنے تجربہ سے خود سبق سیکھنے کی تعلیم و تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں بھی آنکھوں اور نہ آنکھوں کا قاعدہ کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ بعض لوگ کافی تجربہ کار ہوتے ہیں لیکن انہیں اپنے تجربات سے فائدہ اٹھانے کا سلیقہ نہیں ہوتا۔ اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہوتی ہے۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ انصار اللہ کی تعلیم و تربیت کا بھی مرکز میں انتظام ہوتا۔ یہ ضرورت ایک مدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ چند سالوں سے اس کا انتظام باحسن طریق ہو گیا ہے۔

ایک بات یہاں غور طلب ہے جو نوجوانوں اور معمر لوگوں کے کام میں فرق کو ظاہر کرتی ہے۔ خدام الاحمدیہ کے دفاتر یہاں مدت سے پختہ موجود ہیں۔ لیکن ان میں توسیع نہایت آہستہ آہستہ ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے۔ کہ خدام ہمت سے کام نہیں لے رہے۔ بلکہ اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ اکثر خدام کی مالی حالت ابتدائی حالت پر ہوتی ہے۔ بہت سے تو ابھی معمولی تعلیم ہی کے دور سے گزر رہے ہیں۔ اس لئے ان کی مالی حالت قدرتاً کمزور ہوتی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں انصار بفضلہ تعالیٰ زیادہ تر اچھی مالی حالت رکھتے ہیں۔ اور اس لئے وہ اپنے دفاتر چند ہی سالوں میں مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ؛

اس سے ہمارا مطلب صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ اگرچہ فعالی قوت نوجوانوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن معمر اور ادھیڑ عمر کے لوگوں میں بعض ایسی قوتیں ہوتی ہیں جو نوعمروں میں نہیں ہو سکتیں۔ اور جن کے بغیر قوم کے امور مہمہ سرانجام نہیں پا سکتے۔ ہم نے اس کو ایک لفظ تجربہ سے بیان کیا ہے۔ لیکن تجربہ کا لفظ کئی قسم کی قوتوں پر مشتمل ہے۔ عقل کی پختگی اور دیگر ذہنی اور روحانی قوتوں کا کمال ادھیڑ عمر ہی میں جا کر ہوتا ہے۔

اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ کہنہ مشقی کی وجہ سے کہن سال لوگ کام بھی زیادہ کر لیتے ہیں۔ اور جہاں نوجوان ناتجربہ کاری اور خام عادتوں کی وجہ سے تھک جاتے۔ اور گھبرا جاتے ہیں۔ وہاں تجربہ آڑے آتا ہے۔ قوت ارادی بھی ادھیڑ عمر والوں کی بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ البتہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اکثر ایسے تجربہ کار اور ماہر لوگوں کو بھی نئے نئے طریقے سیکھنے۔ اور ان کو جامہ عمل پہنانے کے آسان ذرائع صرف تعلیم و تربیت سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔

انصار اللہ کے اجتماع میں جس چیز کی سب سے زیادہ قیمت ہے وہ یہ ہے کہ اجتماع میں جہاں بعض لوگوں کو سیکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ تو بعض دوسروں کو سکھانے کا موقعہ بہم پہنچتا ہے۔ دینی زندگی بھی بڑی متنوع ہوتی ہے۔ اور ہر ایک انسان کا تجربہ اور واقعات مختلف ہوتے ہیں۔ اس طرح اجتماعات میں یہ لوگ ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ حاصل کرنے کا موقعہ پاتے ہیں اور اس طرح جماعتی کاموں میں اور بھی وسعتیں پیدا ہو جاتی ہیں ؛

زعماء انصار اللہ سے گزارش

کیا آپ کی مجلس کی طرف سے نمائندگان شوریٰ انصار اللہ کی اطلاع دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوا دی جا چکی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی طرف فوراً توجہ فرمائیے۔ قائمقام قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کے پہلے سالانہ اجتماع پر

مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کے پہلے سالانہ اجتماع پر مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا جو آپ کے ایک نمائندے نے مورخہ ۲۷ ؍ ستمبر کو اجتماع میں پڑھ کر سنایا۔

برادران! آپ کی مجلس امسال اپنا پہلا سالانہ اجتماع کر رہی ہے اور اپنے ایک نمائندہ خصوصی کے ذریعہ خاکسار کو اس اجتماع کے موقعہ پر ایک پیغام بھجوانے کے لئے کہا گیا ہے۔ آپ سب ممبران مجلس خدام الاحمدیہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے خادم ہیں۔ اور حقیقی خادم وہی ہوتا ہے۔ جو ہر وقت خدمت کے لئے کمربستہ رہے۔ صرف منہ سے خادم ہونے کا دعویٰ کرنا اور عمل سے اس کو سچا ثابت نہ کرنا نفس کا دھوکا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے محفوظ رکھے آمین

اس وقت دنیا کی تمام طاغوتی طاقتیں اپنے پورے سازوسامان کے ساتھ اسلام کی تعلیم کو مٹانے کے درپے ہیں۔ اور اب اسلام کے سچے خدام کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی کی پوری جدوجہد اسلام کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرنے میں صرف کریں۔ گو ہماری کوششیں حقیر ہیں۔ اور ہم صرف اپنی کوششوں سے اس بلند و مقدس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر ہم اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ تو قادر مطلق خدا یقیناً ہماری کوششوں میں برکت ڈالے گا۔ اور وہ دن قریب بلکہ بہت قریب آ جائے گا جب شیطان کے سب حربے بیکار رہ جائیں گے۔ اور صرف اسلام ہی دنیا کے کناروں تک پورے آب و تاب کے ساتھ چھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ دن آپ اور ہم سب خدام الاحمدیہ کی زندگیوں میں دکھا دے۔ اور قیامت کے دن ہم سرخرو ہو کر اس کے حضور اپنے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ پا دیں ؛ آمین اللھم آمین

خاکسار :۔ مرزا منور احمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تبشیری پیشگوئیاں

جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور غلبۂ اسلام کی خوشخبری

(۳)

بسلسلہ الفضل مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۸ء

(مسعود احمد دہلوی)

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاص آپ کی جماعت کے بڑھنے، پھلنے اور پھولنے کے متعلق پیہم بشارتیں دیں۔ کبھی فرمایا۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر یعنی ہم تجھے بہت سے ارادت مند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دیں گے۔ کبھی یہ خوشخبری سنائی ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ یعنی دو جماعتیں تجھے عطا کی جائیں گی۔ ایک وہ جماعت ہے جو نزولِ آفات سے پہلے قبول کرے گی۔ اور دوسری وہ جماعت ہو جو کھلے کھلے نشانوں کو دیکھ کر جوق در جوق سلسلۂ بیعت میں داخل ہو گی۔ نیز یہ کہ اس سے مراد یہ بھی ہے کہ ایک گروہ تو مسلمانوں میں سے تجھ پر ایمان لائے گا۔ اور دوسرا گروہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں یعنی ہندوؤں سکھوں اور یورپ و امریکہ کے عیسائیوں وغیرہ میں سے تجھے قبول کر کے تیرے ارادت مندوں اور دلی محبوں میں آشامل ہو گا۔ کبھی اللہ تعالیٰ نے آپکو خبر دی کہ "میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤنگا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور انہیں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے۔" الغرض آپ کی جماعت کے بڑھنے، پھلنے اور پھولنے کے متعلق بشارتوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو ہر آن آپ پر نازل ہوتی رہیں اور جن کا لفظ لفظ آپکی کتابوں میں محفوظ چلی آرہا ہے۔ اور یہ سب بشارتیں ہم ہی نہیں بلکہ ایک دنیا پوری ہوتی دیکھ رہی ہے۔ اور ان کے پورا ہونے پر شاہد ہے۔

ایک عظیم الشان بشارت

انہی عظیم الشان بشارتوں میں سے ایک عظیم الشان بشارت وہ ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۴ پر درج ہے۔ اور جو آج پوری ہو کر دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے کا موجب بنی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ۱۸۸۰ء میں آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"یا عبد القادر انّی معک اسمع واریٰ غرست لک بیدی رحمتی وقدرتی والقیت علیک محبۃ منّی ولتصنع علیٰ عینی کزرعٍ اخرج شطاہ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہ"

یعنی "اے قادر کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں۔ میں نے اپنی محبت تیرے پر ڈال دی تاکہ تو میری آنکھوں کے روبرو پرورش کیا جائے۔ تو ایک بیج کی طرح ہے یعنی اکیلا ہے جس کی ابھی کوئی شاخ نہیں نکلی۔ صرف ایک سبزہ نکلا ہے۔ مگر بعد اس کے ایسا ہوگا کہ وہ سبزہ موٹا ہوتا جائے گا۔ اور اس کی شاخیں تنے پر قائم ہوں گی۔ اور وہ ایک بڑا درخت بن جائے گا۔"

ان الہامات میں اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ بشارت دی تھی کہ بیشک آج تو اکیلا اور تن تنہا ہے۔ اور کوئی تجھے نہیں جانتا لیکن وہ وقت آتا ہے کہ تو اکیلا نہیں رہے گا بلکہ ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی۔ اور تیرا وجود اس جماعت کی شکل میں ایک ایسے تناور درخت کی طرح بن جائیگا کہ جس کی شاخیں ہر سمت اور ہر طرف پھیلتی اور بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

ترقی و عروج کا ایمان افروز نظارہ

سو دنیا آج اپنی آنکھوں سے اس امر کا مشاہدہ کر رہی ہے کہ ان الہامات کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ زیادہ عرصہ اکیلے نہیں رہے بلکہ قطرہ قطرہ می شود دریا کے مصداق آپ پر ایمان لانے والوں میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا گیا اور وہ وجود جو پہلے محض ایک بیج کیطرح تھا۔ اس نے جلد ایک پودے کی شکل اختیار کر لی اس میں کونپلیں پھوٹیں جو بڑھیں اور بڑھ کر شاخیں بنیں اور اطراف و جوانب عالم میں پھیلتی اور بڑھتی چلی گئیں۔ چنانچہ آج جماعت احمدیہ کا وجود ایک تناور درخت کی حیثیت رکھتا ہے جس کی شاخیں اگر ایک طرف ہندوستان اور پاکستان کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ہیں۔ تو دوسری طرف بیرونی ممالک میں سے یورپ افریقہ امریکہ جزائر غرب الہند مشرق وسطیٰ جاوا سماٹرا بورنیو سنگاپور، ملایا، فلپائن، چین اور جاپان کے وسیع علاقوں میں بھی پھیل چکی ہیں اور برابر پھیلتی جا رہی ہیں کوئی سرزمین اور سرزمین کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جہاں اس تناور درخت کی شاخیں سایہ فگن نہ ہوں کالے اور گورے، گندم گوں اور زرد الغرض ہر رنگ اور ہر نسل کے لوگ آج اس سایہ میں آرام کر رہے ہیں اور ہوا پرستی کی چلچلاتی دھوپ میں تڑپنے والے ساتھیوں کو پکار رہے ہیں۔ کہ آؤ اس کے سرود بخش سایہ میں پناہ لو۔ اطراف و جوانب عالم میں ہر جگہ یہی منادی ہو رہی ہے کہ آؤ اور اس آسمانی شجر کی ٹھنڈی اور پرسکون چھاؤں میں بسیرا کرو۔ اور ابدی راحت سے حصہ پاؤ۔

وہ بشارت جو اللہ تعالیٰ نے اسّی سال پہلے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو دی تھی آج نہایت شان سے پوری ہو کر آپ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہی ہے۔ کہنے کو دنیا والے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایمان نہیں لاتے لیکن وہ اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتے کہ آج جماعت احمدیہ کا جزائر غرب الہند سے لے کر جزائر شرق الہند کے آخری کونوں تک ہر خطے اور ہر گوشہ زمین میں قائم ہو جانا اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ وہ شخص جسے اللہ نے گمنامی کی حالت میں کہا تھا کہ تیری تنہائی دور کی جائیگی اور تیری گمنامی شہرت عام اور بقائے دوام میں تبدیل ہو گی۔ فی الواقعہ آج اکیلا نہیں ہے اور دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک لاکھوں لاکھ انسان ایسے ہیں جو اس پر درود بھیج رہے ہیں اور پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اے خدا کے مسیح! تجھ پر سلام کہ تو نے ہمیں حق و صداقت کی راہ دکھائی اور ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کر کے حقیقی آزادی سے ہمکنار کیا۔ یہ ایسا درخشندہ نشان ہے کہ شدید سے شدید مخالف بھی جس کا انکار نہیں کر سکتا اور انکار ہو بھی تو کیونکر جبکہ اس پر "چاند چڑھا کل عالم دیکھے" کی مثل صادق آرہی ہے۔

غلبۂ اسلام کی خوشخبری

پھر یہ نہیں تھا کہ آپ دوسری جماعتوں کی طرح ایک علیحدہ جماعت بنانے اور دوسری جماعتوں کے دوش بدوش اسکے وجود کو دوام بخشنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے بلکہ آپکی بعثت اور ایک علیحدہ جماعت کے قیام کا مقصد ساری دنیا میں اسلام کو پھر سے غالب کر دکھانا تھا۔ ذاتی اور جماعتی بشارتیں اسی لئے تھیں کہ اس مقدس وجود اور بابرکت جماعت کے ذریعے اسلام ساری دنیا میں غالب آئے اور اس طور سے غالب آئے کہ دوسری سب ملتیں اور دوسرے تمام مذاہب اسکے آگے ہیچ ہو کر رہ جائیں۔ دنیا میں صرف ایک ہی رسول ہو۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی کتاب ہو۔ یعنی قرآن مجید کی اکمل و اتم شریعت اور ایک ہی ملت ہو یعنی امت محمدیہ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت اور علیحدہ جماعت بنانے کی غرض پر روشنی ڈالتے ہوئے بار بار دنیا کو یہ خوشخبری سنائی کہ اسکے نتیجے میں اب اسلام کو لازوال ترقی و عروج نصیب ہونیوالا ہے۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ یوں سمجھو کہ دروازے پر ہیں کہ جب اسلام کا سورج مغرب سے بھی چڑھے گا اور کیا مشرق اور کیا مغرب کیا خشکی اور کیا تری سب جگہ اسلام کا ہی جھنڈا لہرائے گا اور ایک ایسا روحانی انقلاب برپا ہو گا کہ سب اقوام ایک ہی خدا کی پرستش اور ایک ہی رسول کا کلمہ پڑھنے لگیں گی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا ــــ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہونگے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اتریگی ـــ یہودیت کی خصلت

شادی جائیگی اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"

(فتح اسلام)

نیز آپ نے اسلام کے دنیا میں از سر نو غالب آنے کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا کہ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا..... اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین)

عیسائیت کے زوال کی پیشگوئی

دنیا میں غلبۂ اسلام کی ان عظیم الشان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے لئے لازمی تھا کہ اس وقت دنیا میں عیسائی مذہب کو جو غلبہ حاصل ہے۔ پہلے وہ ٹوٹے تاکہ اسلام کے غلبہ کی راہ ہموار ہو سو آپ نے عیسائیت کے موجودہ غلبہ کے ٹوٹنے کی بھی خبر دی اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو پوری ہمت اور پوری کوشش کے ساتھ اسلام کو غالب کرنے کی تبلیغی جدوجہد میں ہمہ تن مصروف ہو جانا چاہیئے اور اس بات سے ہراساں نہیں ہونا چاہیئے کہ عیسائیت کا غلبہ کیسے ٹوٹے گا۔ آپ نے بشارت دی کہ یہ کام خدا تعالےٰ کے فرشتے خود سرانجام دیں گے۔ وہ آسمان سے نازل ہو ہو کر یورپ اور امریکہ میں بسنے والے لوگوں کا عیسائیت سے دل پھیر کر اسے اسلام کی طرف مائل کریں گے اور اس طرح بتدریج توحید خالق کی ایسی ہوا چلے گی کہ بالآخر وہاں مخلوق پرستی کا ہیکل گرجا جائے گا۔ اور دنیا دیوانہ وار اسلام میں داخل ہونی شروع ہو جائے گی چنانچہ آپ نے دنیا والوں کے سامنے اس امر کو اپنی صداقت کے حق میں ایک نشان کے طور پر پیش کرتے ہوئے نہایت زوردار الفاظ میں فرمایا:۔

"چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے۔ اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمول سے زیادہ نہ پایا تو تم یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آگئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالےٰ کے نزدیک ایک سرکش قوم نہ ٹھہرو"

(فتح اسلام)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے یہ عظیم الشان پیشگوئیاں آج سے قریباً ستر سال قبل اس زمانے میں فرمائیں کہ جب عیسائیت اپنے پورے عروج پر تھی اور اسلام نہایت درجہ غربت اور کسمپرسی کی حالت میں تھا عیسائیت کے غلبہ و تسلط کا یہ عالم تھا کہ ایک طرف عیسائی طاقتیں مغرب سے نکل کر مشرق کے وسیع ملکوں پر قبضہ جمانے اور اس طرح وہاں وسیع سلطنتوں کی بنیاد ڈالنے میں کامیاب ہو چکی تھی اور دوسری طرف اس سیاسی غلبہ کی آڑ میں عیسائی پادریوں کے غول کے غول ایشیا اور افریقہ کے وسیع علاقوں میں عیسائیت کی تبلیغ کا جال پھیلانے کے بعد ان دونوں براعظموں کو تثلیث کے چنگل میں پھنسانے کے خواب دیکھ رہے تھے اور ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کر رہے تھے کہ اب کوئی متنفس بھی روئے زمین پر ایسا باقی نہ رہے گا کہ "جو خداوند یسوع" کو اپنا نجات دہندہ تسلیم نہ کرتے ہوئے اس کی آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے سے محروم ہو۔ پھر عیسائی پادریوں نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین حنیف یعنی اسلام کے خلاف زہر میں ڈوبی ہوئی کتابیں لکھ کر ان کے انبار لگا دئے تھے اور انہیں مشرق و مغرب میں اس کثرت سے پھیلایا جا رہا تھا کہ اس بات کی قطعاً کوئی امید باقی نہ رہی تھی کہ لوگوں کے اذہان کو ان کی سمیت کے اثر سے محفوظ رکھا جا سکے گا۔ ان حالات میں حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اللہ تعالےٰ نے مجھے اسلام کو دوبارہ غالب کرکھانے کے لئے بھیجا ہے میں پاک فرشتوں کے ساتھ آسمان سے اترا ہوں ان فرشتوں کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں وہ ان سے صلیب اور مخلوق پرستی کی ہیکل کو کچل کر رکھ دیں گے اور مستعد دلوں میں داخل ہو کر انہیں اسلام کی طرف پھیر دیں گے۔ فرشتوں کے ہاتھوں کسر صلیب کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک کہ اسلام ساری دنیا پر ایک دفعہ پھر غالب نہ آجائے۔

(باقی)

نقد وتبصرہ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

صفحات ۲۸ قیمت = فی کاپی چار آنے۔ ایکروپیہ کی پانچ سولہ روپے کی یکصد

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ دار التجلید اردو بازار۔ لاہور

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک نہایت اچھوتا۔ پُر معارف اور لطیف مضمون ہے جو حضور نے آج سے قریباً اٹھائیس برس قبل سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی مقام کو ظاہر کرنے کے لئے رقم فرمایا تھا۔ اس میں حضور نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سراپا رحمت تھے اور آپ کا وجود آسمان و زمین کے لئے فرشتوں اور انسانوں کے ہر طبقہ کے لئے ہر دور اور ہر زمانہ میں رحمت بنا اور رحمت ہی رہے گا۔ مضمون چونکہ ایک خاص کیفیت کے تحت نہایت لطیف اور اچھوتے رنگ میں لکھا گیا۔ اس لئے اس کا لفظ لفظ قلوب کی گہرائیوں میں اثر انداز ہوتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گہری عقیدت و محبت کا مظہر ہے مکتبہ دار التجلید نے اس مضمون کو شائع کر کے ایک اہم اور بروقت دینی خدمت سرانجام دی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کے اظہار کے لئے یہ مضمون بکثرت اپنوں اور غیروں میں تقسیم ہونا چاہیئے اس سے ان غلط فہمیوں کا بھی ازالہ ہوگا۔ جو مخالفین نے جماعت احمدیہ کے متعلق پھیلا رکھی ہیں۔ مندرجہ بالا پتہ پر منگوایا جا سکتا ہے۔

ظہور احمد موعود } مصنفہ محترم قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی امیر جماعت احمدیہ سرحد ڈویژن

ضخامت ۱۶۰ صفحات — قیمت: ڈیڑھ روپیہ۔ تین کاپی تین روپے

ملنے کا پتہ:۔ حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد ۱۲ گلبین بازار گوالمنڈی لاہور

یہ کتاب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ کے ان حالات و واقعات کا مجموعہ ہے۔ جو محترم قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی امیر جماعت احمدیہ سرحد ڈویژن نے بچشم خود دیکھے یا اپنے کانوں سے سنے۔ ابتدائی حصے میں آپ نے اپنے خاندان اور بچپن کے حالات درج کئے ہیں اور پھر بتایا ہے کہ کس طرح انہیں احمدیت کی نعمت حاصل ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے انہیں صوبہ سرحد میں احمدیت کو قائم کرنے اور اسے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی سفروں کے چشم دید حالات کے علاوہ حضور کے متعلق متعدد قیمتی روایات بھی آپ نے درج فرمائی ہیں۔ خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے قیام کے حالات اور صوبہ سرحد میں احمدیت کے نفوذ کی تاریخ بھی مختصراً اسمیں آگئی ہے۔ احمدی دوستوں کے لئے یہ کتاب یقیناً ازدیاد ایمان کا موجب ہوگی۔ اسی طرح اصلاح وارشاد کی اغراض کے لئے بھی اس کی اشاعت مفید ہے۔

سوشلزم ناکام ثابت ہو رہا ہے

(ترجمہ از لطیف احمد صاحب قریشی - ربوہ)

آج سے دس بارہ سال قبل یوں معلوم ہوتا تھا کہ سوشلزم دنیا پر غالب آ جائیگا اور تمام ممالک اسے اپنائیں گے - اس وقت کیفیت یہ تھی کہ جنگ عظیم کی وجہ سے دنیا کے ایک بڑے حصہ کے مجلسی اور اقتصادی حالات حد درجہ خراب ہو چکے تھے - برطانیہ میں لیبر پارٹی نے الیکشن میں عدیم النظیر فتح حاصل کی - باقی یورپ میں (سوائے سوئٹزرلینڈ سپین اور پرتگال کے) ہر جگہ سوشلسٹ برسر اقتدار تھے - اور بعض جگہ مثلاً فرانس اور اٹلی میں جہاں وہ علیحدہ طور پر برسر اقتدار نہ آ سکے انہوں نے کمیونسٹوں کے ساتھ مل کر اقتدار حاصل کیا۔

لیکن آج مغربی یورپ میں سوشلزم ناکام ہو رہا ہے اور حکومت میں اس کو کوئی اہمیت حاصل نہیں - سوشلسٹ ضابطہ اور راشننگ کی جگہ انفرادی آزادی اور آزادانہ تجارت کا نظریہ مقبول ہو رہا ہے

سوشلزم کی ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ جب کبھی اس کے نظریات کو عملی شکل دی گئی یہ بری طرح ناکام ہوا - ابتداء میں خیال تھا کہ صنعت و حرفت کو قومی ملکیت قرار دینے کے نتیجے میں کام کرنے والوں میں مالکیت کا احساس پیدا ہوگا - اور پھر سرمایہ داروں کے ناجائز منافع کا تدارک بھی ہوگا - یہ دونوں چیزیں مل کر عوام کے اخلاق پر عمدہ اثر ڈالیں گی - لیکن باوجود اس کے کہ برطانیہ کی کوئلہ کی کانوں کو اور ریلوے کو قومی ملکیت قرار دیا گیا ہے آج بھی ان میں ہڑتالوں، بد دیانتیوں اور انتظامیہ اور مزدوروں کے درمیان شدید اختلافات کا سلسلہ بدستور جاری ہے - اس طرح ہر سال ہڑتالوں سے اور کام میں تعطل کی وجہ سے برطانیہ میں تقریباً پندرہ لاکھ ٹن کوئلہ ضائع ہو جاتا ہے۔

کچھ لیبر لیڈر اب تک قومیانے کی پالیسی کے حامی ہیں - لیکن لیبر پارٹی نے اپنی گذشتہ کانفرنس میں نیشنلائزیشن کی تائید کرنے کی بجائے یہ تجویز پاس کی کہ پرائیویٹ کمپنیوں میں بھی پبلک فنڈ لگانے جانے چاہئیں -

جس پمفلٹ میں اس انداز فکر کی تبدیلی کا اظہار کیا گیا ہے اس میں یہاں تک لکھا ہے کہ " بیشتر فرد اور نظاموں کے تحت قوم کی بہت خدمت ہو چکی ہے - اس لئے ہمارا اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں کہ کسی ایسی فرم کے انتظام میں دخل اندازی کی جائے جو اچھی طرح کام کر رہی ہو "

لیبر پارٹی کے چھ سالہ دور اقتدار میں ایسے ناگوار حالات پیدا ہو گئے جو بیان سے باہر ہیں - اس وقت بھی جبکہ سارے براعظم یورپ نے اپنے پرانے راشننگ کے نظام میں اصلاح کر لی تھی برطانیہ کا راشننگ کا انتظام بدستور نہایت گندہ اور تکلیف دہ تھا - اسی طرح انفرادی معاشی سرگرمیوں پر بھی بہت سی ناروا پابندیاں عائد تھیں

آج اگر کنزرویٹو پارٹی بڑھتی ہوئی معاشی بدحالی پر قابو نہ پا سکی تو ممکن ہے کہ لیبر پارٹی آئندہ انتخابات جیت لے - مگر اس کامیابی کی بنیاد کنزرویٹو پارٹی کی فروگذاشت پر ہوگی نہ کہ سوشلزم کے اصول پر - جنگ کے بعد کچھ زمانہ اقتدار کے بعد سوشلسٹ آج تک اقتدار میں نہیں آئے اس بارے میں لبرل نیوز کرانیکل لکھتا ہے " انہیں اپنے نظریات پر نظر ثانی کرنے کے لئے بہت وقت ملا ہے - لیکن اب تک وہ ترقی یافتہ دنیا کی ضروریات کے حسب حال کوئی نظام پیش کرنے سے قاصر ہیں "

یہ کہنا کہ سوشلزم ناکام رہا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ پارٹیاں جو لیبر، سوشیل - ڈیموکریٹس کہلاتی ہیں ان کا اب کوئی سیاسی مستقبل نہیں رہا - ایسی پارٹیاں آج بھی سکینڈے نیوین ممالک میں برسر اقتدار ہیں - اور دوسرے ممالک میں وہ کولیشن گورنمنٹوں میں حصہ لیتی ہیں - یا پھر مرکزی مخالف پارٹیاں ہیں - ناکامی تو سوشلزم کے اصولوں کو ہوئی ہے - یعنی یہ کہ پرائیویٹ مقبوضات کی بجائے حکومت کا قبضہ - مالیہ - منافعہ اور سود کی موقوفی - آزاد اور انفرادی تجارت کی ممانعت اور باقاعدہ مرکزی اقتصادی نظام کا اجراء وغیرہ اصول ناکام ہوئے ہیں -

ایک ملک کے ایک سوشلسٹ افسر نے مجھ سے کہا " یورپ سوشلسٹ جرمنی کی اقتصادی جلد ترقی سے بہت متاثر ہوا ہے - اور یہ ترقی زیادہ تر انفرادی اختیارات کی بنا پر ہوئی ہے - اب ان میں سے اکثر یہ مانتے ہیں (خواہ خفیہ طور پر ہی اظہار کریں) کہ " انفرادی اختیارات اور ملکیت کا نظام بہت فائدہ مند ہے - اور یہ کہ اجتماعی حق کا نظام اگر ناکام ہو تو ذلیل ترین نظام حکومت ثابت ہوتا ہے اور اگر کامیاب ہو تو یہ خشک ترین طرز زندگی پر مشتمل ہوتا ہے ۔

مغربی جرمنی میں بھی جو کہ کارل مارکس کا وطن ہے اب سوشلزم پر شدید تنقید کی جا رہی ہے - اگر واقعی بدحالی ایونگ دستی سوشلزم کو دعوت دیتی ہے تو پھر جنگ عظیم کے بعد جرمنی پر تو ضرور سوشلزم کو چھا جانا چاہیئے تھا - کیونکہ جنگ میں شہر تباہ ہو گئے تھے - ملک کو غیر قدرتی اور غیر تاریخی لائنوں پر تقسیم کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ملک کی معاشی حالت کو شدید صدمہ پہنچا تھا - جرمنی کی کرنسی کی قیمت اتنی گری ہوئی تھی کہ اس کی بجائے سگریٹوں میں لین دین کو ترجیح دی جاتی تھی پناہ گزینوں کا ایک سیلاب تھا جو مشرقی جرمنی سے مغربی جرمنی کی طرف امڈ پڑا تھا اس وقت یوں معلوم ہوتا تھا کہ جرمنی معاشی لحاظ سے چند دن میں تباہ ہو جائے گا - اور یہ کہ خوراک اور تمام اشیاء کا عمدہ نظام قائم کر سکنے والی کوئی مضبوط حکومت ہی اسے شاید زندہ رکھ سکے ۔

آج جرمنی کے تمام منہدم شدہ شہر دوبارہ تعمیر کئے جا چکے ہیں - اور جرمنی دنیا کا تیسرا بڑا فولاد مہیا کرنے والا ملک ہے اور اس نے اس صنعت میں برطانیہ کو مات کر دکھایا ہے - سوشلسٹوں کے زمانہ اقتدار میں برطانیہ کی لوہے کی صنعت کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا - پھر کنزرویٹوں کے زمانہ میں پرانا نظام دوبارہ بحال کر دیا گیا اور آج اسے پھر سوشلسٹوں کا خطرہ لاحق ہے - اس چکر میں برطانیہ کی لوہے کی صنعت میں شدید انحطاط واقع ہوا - اس کے برعکس جرمنی نے دنیا کی تمام تجارتی منڈیوں پر قبضہ کر لیا ہے - انہیں ایک کام مل گیا ہے - اور مناسب اجرت پر مقامی و مہاجر ہر کوئی اس میں منسلک ہے - اور اب مغربی جرمنی کی کرنسی یورپ کی مضبوط کرنسیوں میں سے ایک ہے ۔

مقام غور ہے کہ آخر یہ کونسا طریق ہے جس سے انہوں نے یہ معجزنما کام سرانجام دیا - جرمنی کی نئی اقتصادی پالیسی کا بانی لڈوگ ارہارڈ جیسا زیرک انسان تھا - پچھلے دنوں اس نے جرمنی کی اس ترقی کی داستان ان الفاظ میں بیان کی :

" پہلا کام تو لوگوں میں مقابلہ کی روح پیدا کرنا اور انہیں کام کی اہمیت کا احساس دلانا تھا - ہم اس مقصد کے لئے قیمتوں اور اجرتوں پر پابندی عائد کی جس کا آغاز جنگ نے کیا تھا اور بعد از اں برسر اقتدار لوگوں نے اسے اپنایا - اس کے بعد باوجود مخالفت کے ہم نے درآمدی پابندیوں کو جہاں تک ممکن تھا ہٹا دیا - جب بیرونی چیزیں ملک میں آئیں تو انہوں نے یہاں کے مینوفیکچرز کو مجبور کیا کہ وہ زیادہ محنت سے کام کریں ہمارے مینوفیکچروں کو ایسی تحریکات کی سخت ضرورت تھی - کیونکہ بہت عرصے پہلے تو نازی ظلم و استبداد اور پھر جنگ کی وجہ سے ہم دنیا سے بالکل منقطع تھے "

" آزاد تجارت کی وجہ سے دوکانوں میں زیادہ مال کی مانگ ہوئی - اور اس نے ہماری کرنسی کو مضبوط کیا - کیونکہ اب عوام کو روپیہ کی قدر و قیمت کا احساس ہو گیا مجھے یقین ... ہے ہم باہر سے جتنا زیادہ خریدیں گے اتنا ہی زیادہ ہم باہر بھیج بھی سکیں گے - عام خیال تھا کہ جرمنی ایسے پراگندہ حال ملک کے لئے ایسا اقتصادی جوا کھیلنا خطرناک ہے - لیکن ہم نے یہ جوا کھیلا اور اسے جیت لیا "

آزاد معاشی پالیسی کی یہ مثال جرمن سوشلزم کے لئے کاری ضرب ثابت ہوئی - ہٹلر سے لے کر اب تک پہلی دفعہ جرمن انڈسٹریل ورکرز نے سوشلسٹ اصولوں کو ترک کرنا شروع کیا - جب پچھلے موسم خزاں کے انتخابات میں " کرسچین ڈیموکریٹک یونین " (کونارڈ اڈینار اور ہارڈ کی پارٹی) نے نمایاں کامیابی حاصل کی تو معلوم ہوا کہ انڈسٹریل ورکرز کے آدھے سے زیادہ ووٹ " کرسچین ڈیموکریٹک یونین (C.D.U) " نے حاصل کئے جبکہ زوال پذیر سوشیل ڈیموکریٹس اس سے آدھے ووٹ بھی حاصل نہ کر سکے -

کئی سال تک سوشیل ڈیموکریٹس (جو کہ سب سے بڑی اپوزیشن پارٹی تھی) راشننگ کا مطالبہ کرتے رہے - اور اس کا نتیجہ اس بدترین غذائی حالت کی صورت میں نکلا جو لیبر پارٹی کے دور حکومت میں پیدا ہو گئی تھی اور اب جب نجی اقتصادی نظام کی مہم چلی تو سوشیل ڈیموکریٹوں کو کارل مارکس کے نظریات کو ترک کرنا پڑا - ۱۹۵۷ء کے الیکشن سے کئی ماہ پہلے ان کے ڈپٹی لیڈر ولیم میلیز (WILHELM-MELLIES) نے مجھ سے کہا

" اگر ہم اقتدار میں آئے تو سوشلائزیشن پر عمل کرنے کا ہمارا قطعاً ارادہ نہیں - پس سوشلزم اپنے ملک میں بھی ناکام ہو چکی ہے - اور اس کی ناکامی کی وجہ کوئی طاقت نہیں بلکہ یہ تحریک تھی کہ زیادہ مقدار میں اچھی چیزیں پیدا کرنے کے لئے آزاد اقتصادی نظام ہی مناسب ترین ذریعہ ہے -

بطور ایک عملی اقتصادی نظام کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

خدام الاحمدیہ کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ دستور اساسی کے قواعد کے مطابق قائد مجلس مقامی اور زعیم حلقہ کا انتخاب ہر سال ہونا ضروری ہے ان قواعد کی تعمیل اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جملہ مجالس خدام الاحمدیہ قائد اور (اگر حلقہ جات ہوں تو) زعیم کا انتخاب ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۸ء تک قواعد مندرجہ ذیل کے ماتحت مکمل کرا کر مرکز میں بھجوا دیں تا مرکز کی طرف سے جلد تر منظوری دی جا سکے اور نئے عہدیدار سال شروع ہوتے ہی اپنے عہدوں کا چارج لے کر کام شروع کر سکیں۔ یہ انتخاب سالانہ اجتماع سے (جو ۲۴، ۲۵، ۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کی تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے) پہلے مکمل ہو جانے اس لئے بھی ضروری ہیں تا نئے منتخب قائدین خود سالانہ اجتماع میں شامل ہو سکیں اور آئندہ سال کے لئے مرکز سے ہدایات لے سکیں پس پوری کوشش کی جائے انتخاب کے لئے مقرر کردہ مذکورہ بالا تاریخوں میں ہر مجلس میں نیا انتخاب ہو جائے۔

ضروری نوٹ! بعض مجالس میں تھوڑا عرصہ قبل ہی انتخاب ہوتے ہیں یہ مجالس نوٹ کر لیں کہ انکے لئے بھی دوبارہ مقررہ تاریخوں میں انتخاب کرانا ضروری ہے کیونکہ گذشتہ تمام انتخابات ۳۱ر اکتوبر ۱۹۵۸ء تک ختم ہو جاتے ہیں۔

انتخابات کیلئے دستور اساسی کے مندرجہ ذیل قواعد کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

شرائط و طریق انتخاب عہدیداران

قاعدہ ۹۵ :۔ کسی عہدیدار کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا۔

ا:۔ کہ وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔ ب:۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو

ج:۔ راستباز۔ دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

نوٹ! یہ توقع کی جاتی ہے کہ جملہ عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ تہجد ادا کرنے کی کوشش کرینگے تا دوسروں کیلئے نمونہ ہوں۔

د:۔ مجلس کے ہر عہدیدار کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ داڑھی رکھے۔ لیکن اگر کوئی داڑھی والا موزوں خادم نہ ملے تو صدر مجلس سے استثنائی حالت میں اجازت لی جا سکتی ہے۔

قاعدہ ۹۹ :۔ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کیلئے ہوا کرے گا اور نائب صدر ملک۔ قائد علاقائی قائد ضلع، قائد مقامی و زعماء حلقہ کا ایک سال کے لئے۔

قاعدہ ۱۰۲ :۔ کسی خادم کا ایک ہی عہدہ پر متواتر دو دفعہ سے زیادہ انتخاب منظور نہیں کیا جائے گا۔ (تاہم صدر مجلس استثنائی صورتوں میں منظوری دینے کا مجاز ہوگا)

قاعدہ ۱۰۳ :۔ نائب صدر ملک۔ قائد علاقہ۔ قائد ضلع و قائد مقامی و زعیم حلقہ کا انتخاب ہوا کریگا نئے عہدیداران اپنے عہدہ کا چارج ۱۱ر نومبر سے لینگے جبتک نیا انتخاب منظور نہ ہو عہدیداران ماقبل ہی اپنے عہدے پر قائم رہیں گے۔

قاعدہ ۱۰۵ :۔ قائد ضلع کا انتخاب مرکزی نمائندہ یا امیر علاقائی یا قائد علاقائی یا امیر ضلع کی صدارت میں ہوگا اور قائد مقامی کا انتخاب امیر مقامی یا قائد ضلع یا پریذیڈنٹ کی صدارت میں ہوگا جس کی رپورٹ صدر اجلاس اپنی رائے کیساتھ بغرض منظوری صدر مجلس کو بھجوائیں گے انتخاب کرواتے وقت مذکورہ بالا ترتیب کو ملحوظ رکھا جانا ضروری ہوگا۔

قاعدہ ۱۰۶ :۔ یہ انتخاب بذریعہ ووٹ اور علانیہ ہوگا (مثلاً ہاتھ کھڑے کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ انتخابات میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارۃً یا وضاحتاً پراپیگنڈہ کرے۔

قاعدہ ۱۰۷ :۔ پراپیگنڈہ کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

قاعدہ ۱۰۸ :۔ ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبے سے کام لینا بہت معیوب و قابل گرفت ہوگا۔

قاعدہ ۱۰۹ :۔ عہدیداران ملک، علاقہ ضلع و مقام کی منظوری صدر مجلس سے حاصل کی جائیگی صدر ہر عہدیدار کا تقرر خود کر سکتا ہے۔

قاعدہ ۱۱۰ :۔ زعیم کا انتخاب قائد مقامی یا انکے کسی نمائندہ کی صدارت میں ہوگا جس کی رپورٹ بغرض منظوری صدر مجلس کی خدمت میں پیش ہوگی۔

قاعدہ ۱۱۱ :۔ رد شدہ امیدواران دوبارہ اس سال کے لئے منتخب نہیں ہو سکیں گے۔

قائدین اضلاع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو ان قواعد کے تحت اپنے انتخابات مقررہ تاریخوں میں مکمل کرا کر مرکز میں بھجوا دینے چاہئیں۔ اس سلسلہ میں قائدین اضلاع سے ضروری گذارش یہ ہے کہ وہ اس امر کی خاص نگرانی کریں کہ ان کے ضلع کی تمام مجالس میں انتخابات بروقت ہو جائیں انہیں مقررہ تاریخوں سے قبل ہر مجلس کو اس کے لئے پوری طرح تیار کرنا چاہئے تا اس سال کوئی بھی مجلس ایسی نہ ہو جہاں اس سال نیا انتخاب نہ ہوا ہو۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

کوئی مجلس بغیر مرکز کی قبل از وقت منظوری کے کسی قسم کا عطیہ وصول نہ کرے

مجلس مرکزیہ کے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ بعض مجالس اپنی مقامی ضروریات کے لئے مرکز کی اجازت کے بغیر چندہ یا عطایا کی تحریک کرتی اور وصول کرتی ہیں۔ یہ امر دستور اساسی میں مندرجہ قواعد کے خلاف ہے کسی مجلس کو مرکز کی اجازت کے بغیر چندہ عطایا وصول کرنے کی اجازت نہیں

مجالس اسبارہ میں احتیاط کریں۔ اگر ایسی ضرورت پیش آئے تو ضرورت کی وضاحت کر کے حسب قاعدہ دستور اساسی ۲۳۹ مرکز سے اجازت حاصل کر لیا کریں

حقیقت یہ ہے کہ مجلس مرکزیہ کو بھی بغیر منظوری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ غیر محدود طور پر عطیہ جات اکٹھا کرنے کی اجازت نہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقررہ رقم تک عطیہ جات اکٹھا کرنے کی اجازت ملی ہوئی ہے۔ جس میں سے حسب ضرورت مختلف مجالس کو مقامی عطیہ جات اکٹھا کرنے کی اجازت ملی ہوئی ہے جس میں سے حسب ضرورت مختلف مجالس کو مقامی عطیہ جات کے لئے اجازت دی جاتی ہے۔ لہذا بغیر اجازت مقررہ منظور شدہ چندوں کے علاوہ کسی قسم کے عطیہ کی وصولی قواعد نظام سلسلہ کے خلاف ہے۔ لہذا اس سے پرہیز کیا جاوے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ اجتماع

۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ اجتماع ۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ و ہفتہ بمقام تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مرکزی نمائندگان بھی شامل ہوں گے۔ تربیتی تقاریر کے علاوہ ورزشی مقابلے بھی ہوں گے۔

ضلع سیالکوٹ کی مجالس خدام الاحمدیہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجتماع شامل ہونا چاہیئے۔

(محمد احمد قمر قائد خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ)

شعبہ مال اور جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال رواں کے جملہ چندہ جات کی وصولی اور بقایا جات کا گوشوارہ ۳۱ر اکتوبر کے معاً بعد شائع کر کے مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ لہذا اس سال کے جملہ چندہ جات ۳۱ر اکتوبر تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ ۳۱ر اکتوبر کے بعد مرکز میں پہنچنے والی رقوم اگلے سال کے حساب میں محسوب کی جائیں گی۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ سکھر نے اطلاع دی ہے کہ ان سے رسید بک نمبر ۹۶۰ گم ہو گئی ہے اگر یہ کسی صاحب کے ملاحظہ میں آئے تو وہ فوراً مرکز میں اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

نتیجہ امتحان تعلیم الھدےٰ

مذکورہ بالا امتحان میں تین ۳ مجالس نے شمولیت اختیار کی۔ ہر مجلس نے پرچوں کو پہلے مقامی طور پر دیکھا اور پھر ان میں سے بہترین پرچہ مرکز کو بھجوا دیا۔ مرکز میں موصولہ پرچوں کو دوبارہ دیکھا گیا۔ جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ جملہ خدام کو جنہوں نے اس میں حصہ لیا ہے۔ جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کی کامیابی انہیں مبارک کرے۔ جو خدام اول و دوم آتے ہیں۔ ان کے لئے انعامات کی کتب انشاء اللہ جلد ہی بذریعہ ڈاک بھجوادی جائیں گی۔

نمبر شمار	نام خدام	نام مجلس	نمبر حاصل کردہ	
۱	قریشی محمود احمد صاحب	لاہور	۲۸ ۳/۴	اوّل
۲	مبارک احمد صاحب	چک ۷۵ ضلع رحیم یار خاں	۲۷	دوم
۳	جمیل احمد صاحب	سکھر	۲۶	سوم
۴	عبد اللطیف صاحب	بیریانوالہ ۴۱ R.B ضلع لائلپور	۱۰	
۵	عبد الحفیظ صاحب	جڑانوالہ ″	۱۰	
۶	ناصر احمد صاحب	وزیر آباد ـ گوجرانوالہ	۱۳	
۷	بشیر احمد صاحب	″ ″	۱۵	
۸	عنایت اللہ صاحب	″ ″	۲۰	
۹	عبد الحق صاحب	پنڈی بھاگو سیالکوٹ	۱۹	
۱۰	ضیاء جنرل سٹور	کلاس والہ ″	۱۹	
۱۱	محمد اسمٰعیل صاحب	لاہڑ کرم سنگھ ″	۲۳	
۱۲	عبد المجید صاحب	خاص ″	۱۱	
۱۳	عبد الغنی صاحب بٹ	بدوملہی ″	۱۷	
۱۴	رشید احمد صاحب	لوہال کھرانی ″	۱۸	
۱۵	حافظ عبد الرشید صاحب	سیدوالہ شیخوپورہ	۱	
۱۶	غلام اللہ صاحب اسلم	″ ″	۱۶	
۱۷	بشیر احمد طاہر	چوہڑ کانہ ″	۱۰	
۱۸	رانا محمد سلیم غازی	ننکانہ صاحب ″	۲۵	
۱۹	عبد الرحمان صاحب	چک ۳/۵۳ ″	۲۲	
۲۰	محمد سعید صاحب	بھوڑو چک ۱۸ ″	۱۴	
۲۱	رشید احمد صاحب	کوٹ مومن سرگودہا	۱۹	
۲۲	محمد اسلم صاحب شاد	ادرحمہ ″	۱۴	
۲۳	احمد علی صاحب	″ ″	۲۴	
۲۴	محمد اسلم صاحب بٹ	احمد نگر جھنگ	۱۴	
۲۵	سید عثمان شاہ صاحب	″ ″	۱۳	
۲۶	شریف احمد صاحب	جھنگ صدر ″	۱۰	
۲۷	عبد القادر صاحب	″ ″	۱۰	
۲۸	بشیر احمد صاحب خادم	سعد اللہ پور گجرات	۱	
۲۹	محمود احمد صاحب	خانیوال ملتان	۱۸	
۳۰	مختار احمد صاحب	″ ″	۱۹	
۳۱	محمد صادق صاحب	چاہ احمد یانوالہ ″	۱۲	
۳۲	سعید احمد صاحب	نوکوٹ تھرپارکر	۱۹	
۳۳	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	کنڈیارو نواب شاہ	۱۵	
۳۴	عبد الحق صاحب انور	کرونڈی سندھ	۹	
۳۵	عبد المجید صاحب	″ ″	۲۱	
۳۶	قریشی منور احمد صاحب	سکھر ″	۱۸	
۳۷	قریشی مبارک احمد صاحب	″ ″	۲۱	
۳۸	عبد الکریم صاحب خالد	″ ″	۱۵	
۳۹	ارشاد علی خانصاحب	نصرت آباد اسٹیٹ ″	۲۴	
۴۰	ارشاد علی صاحب	″	۱۱	
۴۱	چوہدری عبد الغفور صاحب بھٹی	کنری ″	۲۲	
۴۲	محمد اسلم صاحب جاوید	کوئٹہ	۱۶	

ترقیاتی منصوبوں کے لئے امریکہ سے مزید پانچ کروڑ ڈالر قرض ملے گا

کس اچھا واپس پہنچ کر وزیر خزانہ سید امجد علی کا بیان

کراچی ۲ اکتوبر۔ امریکہ کے ترقیاتی قرضوں کے فنڈ نے پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں مدد دینے کے لئے پاکستان کو پانچ کروڑ ڈالر قرض دینے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے اس امر کا انکشاف سید امجد علی وزیر خزانہ پاکستان نے کیا وہ انٹرپل۔ واشنگٹن اور لنڈن کے تین ہفتے کا دورہ ختم کرنے کے بعد کل صبح کراچی پہنچے تھے۔

سید امجد علی نے کہا کہ میں نے واشنگٹن میں امریکہ کے ذمہ دار لیڈروں سے سات لاکھ ٹن گیہوں اور ایک لاکھ ٹن چاول خرید نے کے سلسلہ میں بات چیت کی ہے۔ مجھے توقع ہے کہ اس مقدار کا بڑا حصہ پاکستان پہنچ جائے گا۔

وزیر خزانہ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ برطانیہ نے پاکستان کو دی جانے والی رقم پر جو شرح سود مقرر کی تھی۔ اب اس میں تین چوتھائی فی صد کی کمی کر دی گئی ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق قرض کی یہ رقم ایک کروڑ سٹرلنگ ہے جس کے لئے پاکستان نے اس سال کے شروع میں درخواست کی تھی۔ لیکن پاکستان نے برطانیہ کی شرائط قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ برطانیہ نے شرح سود سے متعلق اپنی آخری شرائط اب پیش کر دی ہیں۔ برطانیہ نے پہلے جس شرح سود کا مطالبہ کیا تھا وہ ساڑھے چار فی صد جمع ایک چوتھائی فی صد تھی۔ اب یہ کام کابینہ پاکستان کا ہے کہ وہ برطانیہ کی نئی پیشکش منظور کرتی ہے یا نہیں۔

سید امجد علی نے کہا جہاں تک پاکستان کے زاویہ نگاہ کا تعلق ہے۔ مانٹریال کانفرنس کامیاب رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان نے کانفرنس میں اپنی مشکلات پیش کیں۔ اور کانفرنس کو مطلع کیا کہ خام مال کے نرخ گھٹ جانے کی وجہ سے اس کی زر مبادلہ کی پوزیشن پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ چنانچہ کانفرنس نے یہ محسوس کر لیا ہے۔ کہ پاکستان جیسے کم ترقی یافتہ ممالک کی ترقی کے لئے ان کے خام مال کے نرخوں کو مستحکم کرنا چاہئے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا اس سلسلہ میں کسی معاہدہ کا امکان ہے آپ نے جواب دیا کہ صرف دولت مشترکہ کے ملک ایسا معاہدہ نہیں کر سکتے۔ البتہ پاکستان مختلف بین الاقوامی مجالس میں نرخوں کے استحکام پر زور دیتا رہے گا۔

عراق کے نائب وزیر اعظم عبد السلام عارف کو سبکدوش کر دیا گیا

بغداد ۲ اکتوبر۔ بغداد ریڈیو نے کل رات اعلان کیا ہے کہ عراق کے نائب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کرنل عبد السلام عارف کو ان کے عہدے سے سبکدوش کر کے مغربی جرمنی میں سفیر مقرر کر دیا گیا ہے۔ ریڈیو نے بتایا کہ عراق کابینہ میں کچھ اور ردوبدل بھی کیا گیا ہے۔

اعلان کے مطابق وزیر تعلیم مسٹر جابر عمر کو بھی ان کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اور تعمیر نو کے محکمہ کے وزیر فواد الرکابی کو ان کے موجودہ فرائض سے سبکدوش کر کے وزیر مملکت مقرر کیا گیا ہے۔

سٹاف کرنل احمد محمد یحیٰ کو کرنل عارف کی جگہ وزیر داخلہ بنایا گیا ہے اور تعلیم و تعمیر نو کے محکمے عارضی طور پر علی الترتیب وزیر زراعت مسٹر ہیب الحاج محمود اور وزیر خزانہ محمد حدید کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔

ابھی تک کرنل عبد السلام عارف کی اس "معزولی" اور کابینہ کے ردوبدل کا واضح پس منظر معلوم نہیں ہو سکا۔ تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ نئی عراقی حکومت کے قیام کے بعد ہی سے وزیر اعظم بریگیڈیئر عبد الکریم قاسم اور کرنل عبد السلام عارف کے درمیان اختلافات کی اطلاعات موصول ہونے لگی تھیں۔ کچھ عرصہ قبل کرنل عارف کو ان کے فوجی عہدوں سے سبکدوش کر دیا گیا تھا۔

ایٹمی کانفرنس کے مقالات برائے فروخت

واشنگٹن ۲ اکتوبر۔ جنیوا میں "ایٹم برائے امن" کی حالیہ دوسری بین الاقوامی کانفرنس میں امریکہ ایٹمی سائنسدانوں نے جو مقالات پیش کئے تھے انہیں فروخت کیا جا رہا ہے ان کی اشاعت امریکی ایٹمی توانائی کمیشن نے کی ہے۔ یہ مقالات امریکی محکمہ تجارت کے ٹیکنیکل سروسز کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ امریکہ نے کانفرنس میں ایٹم اور تابکاری سے متعلقہ موضوعات پر نوسو سے زائد مقالے پیش کئے تھے۔

پیرس ۲ اکتوبر۔ فرانسیسی پولیس نے کل دو الجزائریوں کو اس شبہ میں گرفتار کیا کہ حال ہی میں پیرس کے مشہور ایفل ٹاور کو ڈائنامیٹ سے اڑانے کی جو کوشش کی گئی تھی ان کا اس میں ہاتھ تھا۔ اس کے علاوہ فرانس میں دہشت انگیزی کی مہم سے تعلق رکھنے کے الزام میں کئی اور الجزائری بھی گرفتار کئے گئے۔

یوم تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ

۲۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو جملہ جماعتوں میں یوم تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ جماعت کی اکثر تحریکیں نوجوانوں کی مساعی پر منحصر ہوتی ہیں۔ اور تحریک جدید کے متعلق تو خدام الاحمدیہ اس حد تک ذمہ دار قرار دئیے گئے ہیں کہ وہ تحریک جدید کے سپاہی ہیں پس جملہ مجالس کو چاہئیے کہ اس "یوم" کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ مطالبات تحریک جدید خصوصاً سادہ زندگی کے مطالبہ کے تحت سینما و دیگر مخرب الاخلاق تماشوں سے کلی طور پر احتراز کرنے اور اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیوں کی پرزور تحریک کرنے کے کاموں کی طرف پوری پوری توجہ دی جائے۔ ۲۵ اکتوبر ایفاء عہد چندہ تحریک جدید کے لئے آخری مہینہ ہے۔ اس میں وصولی کو سو فیصدی تک پہنچا کر دم لینا چاہئیے۔

مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ

قائدین کی فوری توجہ کے لئے

"۱۹۵۸ء کی مجلس شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ تربیتی کیمپ میں ہر مجلس جس کے اراکین کی تعداد چالیس یا اس سے زائد ہو ایک نمائندہ ضرور بھیجے۔"

لیکن باوجود تربیتی کیمپ کی اس قدر اہمیت اور افادیت کے یہ امر قابل افسوس ہے کہ مجالس نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے جس کلاس کو خدام کے انفرادی اور اجتماعی مفاد کے تحت قائم کیا گیا تھا اس سے نہ صرف یہ کہ کما حقہٗ فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا بلکہ اس کی طرف توجہ تک نہیں کی گئی۔ اس وقت تک باوجود الفضل میں متعدد اعلانات کے اور انفرادی خطوط کے مجالس نے کوئی توجہ نہیں دی اب یہ اعلان قائدین کی خصوصی توجہ کے لئے جاری کیا جا رہا ہے۔ اگر اس پر بھی کما حقہٗ توجہ نہ دی گئی تو مرکز مجبور ہوگا کہ وہ اس پر ضروری اقدام کرے اس لئے امید ہے کہ اس اعلان کے بعد مجالس اور خصوصاً قائدین اس طرف پوری پوری توجہ دے کر زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو بھجوانے کی کوشش کریں گے۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ

بعدالت جناب رانا عبدالاحد صاحب نائب تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل چنیوٹ

بمقدمہ درخواست ساداد ولد کبیر قوم راجپوت چدھڑ عاصی سکنہ ماہیاں تحصیل چنیوٹ

(۲) سوہنا ولد مراد قوم " " " " " سا نگلال

بنام بہادر چند وغیرہ غیر مسلم مسئول الیہم براد تقسیم اراضی کھاتہ ۱۹۰ موضع ماہیاں تحصیل چنیوٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مسئول الیہم غیر مسلم ہیں۔ جو ترک سکونت کر کے انڈیا چلے گئے ہیں اور معمولی طریق پر ان کی تعمیل ناممکن ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اصالتاً یا وکالتاً بوقت ۹ بجے صبح بتاریخ ۱۰/۵۸ ۹ عدالت ہذا میں برائے پیروی حاضر ہوں بصورت دیگر ان کی غیر حاضری میں سماعت ہوگی اور کوئی عذر بعدہٗ سماعت نہ ہوگا۔ آج ہمارے دستخط اور مہر عدالت ہذا کے اجراء ہوا۔

(مہر عدالت) ۲۵ ۹/۵۸

(دستخط) اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل چنیوٹ

۱۔ بہادر چند ولد نرائن داس قوم اروڑہ کھا بچی حال انڈیا	۹۔ شنکر داس ولد پیارا لال قوم اروڑہ کھابچی حال انڈیا
۲۔ بھاون رام ولد مسو رام " " "	۱۰۔ بھیونہ ولد جیدیال قوم اروڑہ سچدیو حال انڈیا
۳۔ دولت رام ولد شنکر داس " " " "	۱۱۔ بوٹا رام ولد بیجدیال " " " "
۴۔ ہنسراج " " " " " " "	۱۲۔ سدا م سرن " " " " "
۵۔ ہربنس لال " " " " " "	۱۳۔ منشی رام جیداس " " " "
۶۔ رام جیداس " " " " " "	۱۴۔ ادرام جیداس " " " "
۷۔ منشی رام " " " " " "	۱۵۔ چوہڑ رام " " " "
۸۔ خانچند ولد دیویدیال " " " "	۱۶۔ بنارسی رام " " " " مسئول الیہم

سوشلزم ناکام ثابت ہو رہا ہے

(بقیہ صفحہ ۵)

سوشلزم کی ناکامی بھی مشرقی یورپ کے ممالک میں واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ کیونکہ سرمایہ دارانہ نظام روز بروز مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ ٹھیکہ داری نظام (جسے مارکس نے بھی سرمایہ داری کی ایک لعنت کا نام دیا تھا) اور مختلف کاموں کی نوعیت کے مطابق ان کی اجرت کا نظام سوویٹ یونین اور اس کے ماتحت ممالک میں بھی کبھی کا جاری ہو چکا ہے۔ اسی طرح پولینڈ اور یوگوسلاویہ نے بھی زمینداروں کے سر سے مجموعی زرعی نظام کی لعنت کو اتار دیا ہے ان دونوں ممالک کی یہ کوشش رہی ہے کہ انڈسٹری کے مرکزی نظام کی بجائے کوئی اور ایسا نظام ڈھونڈا جائے جو مارکیٹ کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ خروشیف کے سوویٹ یونین میں انڈسٹری کے پرانے نظام کی حالیہ بحالی سے بھی نجی تجارت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے سرمایہ داری کی تحریک کی طاقت پکڑنے کی اصل وجہ اس نظام میں شخصی آزادی ہے۔ جس کی سوشلسٹ نظام میں کبھی اجازت نہیں دی جا سکتی

ایشیاء اور یورپ کے تجربات بتاتے ہیں کہ افراط زر کی وجہ سے نظام میں سوشلزم کبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔ برما کے وزیر اعظم یونو نے رنگون میں بیان دیا ہے کہ "اپنے عملی تجربہ کی بنا پر میں یہ نہیں چاہتا کہ ہر قسم کے اقتصادی معاملات میں حکومت کا ہاتھ ہو۔ اور اگر یہی صورت حال رہی تو ہم اچھی نگرانی اور انتظام نہ ہو سکنے کے باعث حکومت ناجائز منافع کے کاروبار کو نہ روک سکے گی۔"

وہ وقت گزر چکا ہے جبکہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اقتصادی اور سیاسی آزادی ایک سرمایہ دارانہ نظام ہے۔ جسے صرف امیر ممالک ہی برداشت کر سکتے ہیں۔ زمانہ جنگ کے بعد تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ خیال ہی بجائے خود باطل ہے۔ مغربی جرمنی کی موجودہ حیرت انگیز ترقی کا سوشلزم کے زمانہ کی شاعرانہ کارگذاریوں اور انفرادی پریشانیوں سے مقابلہ کیجئے۔ آپ یقیناً اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ " آزادی، خوشحالی اور انفرادی ملکیت ہمیشہ اکٹھی رہی ہیں اور ہمیشہ ہی اکٹھی رہیں گی۔"

انتخابی اعلان تیار ہو رہا ہے

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خاں نون نے کراچی پہنچ کر اخباری نمائندوں کو بتایا۔ "وزارت قانون قواعد کے مطابق الیکشن کا اعلان تیار کر رہی ہے۔ میں نے لاہور روانہ ہونے سے پہلے ہی اس سلسلہ میں احکام جاری کر دیئے تھے۔ جونہی یہ اعلان تیار ہو گیا۔ اسے بلا تاخیر شائع کر دیا جائے گا +